ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد عاطف

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو زبان وادب، یونیورسٹی آف سرگودھا۔

ڈاکٹر ساجد جاوید

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو زبان وادب، یونیورسٹی آف سرگودھا۔

ڈپٹی نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے غلط فہمی کا ازالہ

Muhammad Atif*
Ph.D. Scholar, Department of Urdu Languages & Literature
University of Sargodha
Dr. Sajid Javed
Associate Professor, Department of Urdu Languages & Literature
University of Sargodha.
***Corresponding Author:**

A Correction Regarding Deputy Nazir Ahmad's Date of Birth

As the founder of the Urdu novel, Deputy Nazir Ahmad holds a distinctive place in the archives of Urdu literature. He provided perceptive representations of Muslim society and genuine pictures of daily life. However, a number of deception about the date of his birth have persisted over time, mostly as a result of researchers' blind acceptance and reiteration of unconfirmed information. Syed Iftikhar Alam Bilgrami, the author of "Hayat-ul-Nazir", initially mistakenly identified Deputy Nazir Ahmad's birth year as December 6, 1836. Jameel Akhtar later confirmed this date, and Hamid Hasan Qadri even accepted it with a modification, proposing 1833. Ijaz Ali Arshad

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16

ماخذ تحقیقی مجلہ

and Muhammad Suleman later supported Iftikhar Ahmad Siddiqui's thorough research, which proved that 1831 was the right year. An analysis of historical records, firsthand recollections, and contemporary narratives substantiates 1831 as Nazir Ahmad's true birth year.By using reliable and varied sources to determine his actual birthdate, this article seeks to correct such mistakes and advance a more accurate and academic understanding of his life and works.

Key Words: *Urdu novel, Deputy Nazir Ahmad, Date of Birth.*

ڈپٹی نذیر احمد کا نمایاں وصف یہ ہے کہ انہوں نے اردو میں ناول نویسی کا آغاز ایسے وقت میں کیا جب ان کے سامنے کوئی عملی مثال موجود نہ تھی۔ انہوں نے اردو ادب میں موجود خیالی، داستانوی اور غیر حقیقی عناصر کو ترک کر کے حقیقی زندگی کے مسائل کو موضوع بنایا۔ ان کے ناولوں میں مسلم معاشرت کی جھلکیاں جابجا دیکھی جا سکتی ہیں۔ کردار نگاری میں وہ غیر معمولی مہارت رکھتے تھے، اگرچہ ان کے بیشتر کردار مثالی نوعیت کے تھے؛ کچھ کردار عیوب کا مرقع محسوس ہوتے ہیں، جبکہ بعض سراسر خوبیوں کا پیکر دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے باوجود، اردو ناول نگاری کی بنیاد رکھنے والے کے طور پر ان کا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا۔ ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں وقتاً فوقتاً مختلف قسم کی غلطیاں سامنے آتی رہی ہیں، اور کئی محققین نے بغیر تحقیق کیے غلط تاریخیں تحریر کیں۔ اس مضمون میں مختلف قابل اعتماد ذرائع اور مستند شواہد کی مدد سے ان کی درست تاریخ پیدائش کا تعین کرنے کی سعی کی گئی ہے، تاکہ سابقہ تحقیقات میں پائی جانے والی غلطیوں کی اصلاح ممکن ہو سکے اور ان کی سوانح پر مزید تحقیق مستند بنیادوں پر کی جا سکے۔

نذیر احمد کی ادبی اور تصنیفی زندگی اگرچہ مختلف اور متنوع موضوعات کا احاطہ کرتی ہے اور انھوں نے اپنی ادبی تخلیقات میں سماج کے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے، تاہم یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ان کے اندر سماجی اصلاح کا جذبہ بہت گہرا تھا۔ اس جذبے اور اصلاح کی اس لگن کے پیچھے وہ خاندانی حالات اور خاندانی روایات تھیں جن میں انھوں نے پرورش پائی اور پروان چڑھے تھے۔ ان کے زیر اثر انھوں نے اپنی تمام تخلیقات میں سماجی اصلاح کو پیش نظر رکھا ہے۔ ان کے ناولوں کے ساتھ ساتھ مذہبی، اخلاقی اور دیگر تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16
ماخذ تحقیقی مجلہ

اپنے علم کو انسانیت کی فلاح اور سماج کی اصلاح کا ذریعہ بنانے کے لیے کوشاں رہے تھے۔ وہ سماج کا گہرا مشاہدہ رکھنے والی شخصیت تھے۔ ان کے عہد میں ہندوستان جس طرح مغربی تہذیب کی یلغار کے زیر اثر تھا، نذیر احمد نے اس کا بھرپور ادراک کیا اور اپنی تخلیقات کے ذریعے مغربی تہذیب کے مضر اثرات سے سماج کا بچانے اور اسلامی روایات اور اسلامی سماجی اقدار کو رواج دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

ڈپٹی نذیر احمد کے والد مولوی سعادت اللہ اپنے سسرال میں گھر داماد کی حیثیت سے رہتے تھے۔ یہیں نذیر احمد کے ننھیال میں نذیر احمد کی پیدائش ہوئی۔ ڈپٹی نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے دو بڑے مؤقف سامنے آتے ہیں۔ پہلا مؤقف سید افتخار عالم بلگرامی کا ہے جنھوں نے نذیر احمد کی زندگی کے حوالے "حیات النذیر" تحریر کی۔ اس میں نذیر احمد کی تاریخ پیدائش ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء قرار دیتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

> "جن دنوں ہمارے مولنا کان پور میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے تو مولانا کے ماتحت "کنجمن" ایک پنڈت جی تھے۔ وہ جوتش کے بڑے عالم تھے -----غرض پنڈت جی نے ایک روز خود مولنا سے کہا، کہ کہیے تو آپ کا نشٹ جنم پتر بنادوں۔ مولنا ہنس کر چپ ہوگئے۔ پنڈت جی الخاموشی نیم رضا سمجھے۔ پنڈت جی کئی مہینے کی محنت سے وہ جنم پتر بنا کر مولنا کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس کو اٹھا کر اپنے بڑے بھائی مولوی احمد علی صاحب کے پاس تصدیق کے لیے بھیجا، تو ٹھیک اترا۔ یعنی جمادی الاولیٰ ۱۲۵۲ ھجری مطابق ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء۔"(۱)

سید افتخار عالم بلگرامی نے نذیر احمد کی جو تاریخ بیان کی ہے، اس پر کئی نذیر شناسوں کا اتفاق ملتا ہے۔ اس ضمن میں اویس احمد ادیب، ان کی تاریخ پیدائش کا سراغ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "مولنا نذیر احمد خود بھی اپنی صحیح تاریخ سے واقف نہ تھے، مگر ان کی پیدائش کی صحیح تاریخ پنڈت کنجمن کے بنائے ہوئے جنم پتر سے معلوم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ پنڈت جی کے جنم پتر کے مطابق آپکی تاریخ ولادت ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء ہے۔"(۲)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16
ماخذ تحقیقی مجلہ

سید افتخار عالم بلگرامی کے مؤقف کی جمیل اختر نے بھی کی ہے۔ انھوں نے "مونو گراف نذیر احمد" میں نذیر احمد کی یہی تاریخ پیدائش تحریر کی ہے۔ اس حوالے سے وہ سید افتخار عالم بلگرامی کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "نذیر احمد اپنی ننھیال ریہڑ پر گنہ فضل گڑھ، تحصیل نگینہ، ضلع بجنور، مغربی اتر پردیش میں ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء بروز شنبہ پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت کے سلسلے میں کوئی مستند شہادت نہیں ملتی لیکن ان کے پہلے سوانح نگار سید افتخار عالم بلگرامی نے بہت چھان بین کے بعد یہ تاریخ متعین کی ہے۔"(۳)

جمیل اختر، نذیر احمد کے "باب حیات" میں ۱۸۳۶ء کی تاریخ پیدائش درج کرتے ہیں لیکن اسی صفحے پر وہ خود ہی اپنے اس قول کا ردیوں کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ:

> "خود نذیر احمد نے ترجمہ "تعزیرات ہند" کے صلے میں ڈپٹی کلکٹری کے لیے حکومت جو کوائف مہیا کیے تو ان میں عمر ۲۱ ستمبر ۱۸۳۳ء بیان کی۔ مالک رام نے توبۃ النصوح کا تعارف لکھتے ہوئے ۱۸۳۳ء ہی ان کی تاریخ پیدائش مانا ہے۔ اگر نذیر احمد کے بیان کو صحیح مان لیا جائے تو کیا دہلی کالج میں داخلے کے وقت نذیر احمد کی عمر ۱۲ سال تھی۔ ۱۸۳۱ء کے لحاظ سے ۱۴ سال ہوتی ہے۔ یہ عمر تو قابل قبول معلوم ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ۱۸۳۱ء زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔"(۴)

جمیل اختر کے ان دو متضاد بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے وہ خود کسی تحقیقی سرگرمی میں نہیں پڑے بلکہ انھوں نے نذیر احمد کے پہلے سوانح نگار افتخار عالم بلگرامی کے پنڈت کنجمن والے مؤقف کو اہم سمجھتے ہوئے تاریخ پیدائش ۱۸۳۶ء درج کی لیکن ساتھ ہی دہلی کالج میں داخلے ۱۸۴۵ء کو دیکھتے ہوئے دوسرے گروہ کے مقلد بنتے چلے گئے۔

نذیر احمد کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۶ء بتانے والے اکثر محققین اور ناقدین نے حیات النذیر کے مصنف کے قول ہی کی تصدیق کی ہے اور حیات النذیر کے مصنف نے پنڈت کنجمن کے جنم پتر کو بنیاد بنایا ہے۔ لیکن اکثر محققین

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16

اور ناقدین حیات النذیر میں بیان کیے گئے سالِ پیدائش کو درست نہیں مانتے۔ اس ضمن میں محمد منیر الدین کا بیان ملتا ہے جس میں وہ پنڈت کنجمن کے جنم پتر کو معتبر نہیں سمجھتے۔ وہ پنڈت جی کی بیشتر پیشن گوئیوں کے جھوٹا ثابت ہونے کو حوالہ بنات ہوئے، اس جنم پتر کی صداقت کو بھی مسترد کرتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

"یہ سراسر غلط ہے۔ اوّل تو پنڈت جی کسی طرح معتبر نہیں۔۔۔ ان پنڈت جی پر یقین کرنے کی وجہ سے ایک بار نذیر احمد تین ماہ صاحب فراش رہے۔ ان کے فرزند بشیر الدین احمد کی پیدائش سے کچھ دن قبل پنڈت جی موصوف نے ایک عجب پیشن گوئی یہ کی تھی کہ آپ کے اس مرتبہ لڑکا پیدا ہو گا۔ لیکن لڑکا باپ پر بھاری ہو گا۔ اور عجب نہیں کہ آپ سال کے اندر اندر رخصت ہو جائیں۔ یعنی انتقال فرما جائیں (حاشیہ حیات النذیر ص ۵۵) نذیر احمد کے یہاں لڑکا ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوا اور وہ ۱۹۱۲ء تک زندہ رہے۔ نیز ولادتِ فرزند کے بعد ان کی خوشحالی میں اضافہ ہوا اور وہ انسپکٹر مدارس سے ترقی کر کے تحصیلدار ہو گئے۔"[۵]

ناقدین نے پنڈت کنجمن کے جنم پتر کو مسترد کرنے کے ساتھ ساتھ حیات النذیر پر بھی سوال اٹھائے ہیں۔ ڈاکٹر اعجاز علی ارشد کے مطابق:

"نذیر احمد کی زندگی پر لکھی گئی بظاہر سب سے مستند کتاب حیات النذیر میں جہاں بہت غلط بیانیوں سے کام لیا گیا ہے، وہیں نذیر احمد کا سالِ پیدائش بھی غلط درج کر دیا گیا ہے۔"[۶]

افتخار عالم مارہروی نے حیات النذیر میں نذیر احمد کا سال پیدائش ۱۸۳۶ء تحریر کیا لیکن وہ خود بھی اس پر قائم نہ رہ سکے۔ اس کا ثبوت "حیات النذیر" کے اس بیان سے ہی ملتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"بہر کیف، اس وقت ماشاء اللہ چشم بد دور، ہمارے شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب ایل۔ ایل ڈی کی عمر ۷۶ برس کی ہے۔"[۷]

حیات النذیر کے مصنف کا یہ بیان ایک ایسی تاریخی صداقت ہے جو نذیر احمد کے سالِ پیدائش ۱۸۳۶ء کو رد کرتی ہے۔ حیات النذیر کا سالِ تصنیف ۱۹۰۶ء ہے۔ اگر ۱۹۰۶ء میں نذیر احمد کی عمر ۷۶ برس ہے تو لازمی امر ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16
ماخذ تحقیقی مجلہ

کہ ان کی پیدائش ۳۱-۱۸۳۰ء میں ہوئی۔ کیوں کہ ۱۸۳۶ء میں پیدائش ہونے کو درست ماننے کی صورت میں ۱۹۰۶ء میں ان کی عمر ۷۰ برس بنتی ہے۔

نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے ایک بیان حامد حسن قادری کا بھی ملتا ہے۔ وہ بھی نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے کوئی ٹھوس نتیجہ اخذ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ "داستان تاریخ اردو" میں وہ افتخار عالم بلگرامی کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے بارے میں لکھتے ہیں:

"والد کا نام سعادت علی۔ ۶/ دسمبر ۱۸۳۶ء (۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۵۲ھ) کو پیدا ہوئے۔ وطن اصلی موضع ریہڑ تحصیل نگینہ، ضلع بجنور ہے۔"(۸)

یہ تاریخ پیدائش پنڈت کنجمن کے جنم پتر کی بنیاد پر مقرر کی گئی تھی۔ حامد حسن قادری ایک طرف اس تاریخ پیدائش کا تذکرہ کرتے ہیں تو اگلے صفحے ۴۶۳ کے حاشیے پر وہ پنڈت کنجمن کے جنم پتر کے سال پیدائش یعنی ۱۸۳۶ء کو مسترد بھی کر دیتے ہیں، اور کہتے ہیں:

"خود ان (نذیر احمد) کو اپنا سال ولادت ۱۸۳۳ء یاد تھا اور یہی سال انہوں نے ڈپٹی کلکٹری کی درخواست میں لکھا تھا۔ قرائن وحالات سے بھی یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ یہ سن ۱۲۴۸ ھجری اور ۱۲۴۹ ھجری کے مطابق ہوتا ہے۔ اس زمانے میں مسلمان عموماً ہجری سال سے واقعات کا حساب لگایا کرتے تھے۔"(۹)

ڈپٹی نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے ایک اور مؤقف افتخار احمد صدیقی کا سامنے آتا ہے۔ وہ ان کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۰ء قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولوی سعادت علی صاحب اپنے خسر قاضی غلام علی شاہ کے یہاں موضع ریہڑ میں تھے کہ وہیں ان کے بڑے صاحبزادے علی احمد اور ڈھائی تین سال بعد ۱۸۳۰ء میں دوسرے صاحبزادے نذیر احمد پیدا ہوئے۔"(۱۰)

افتخار احمد صدیقی نے یہاں نذیر احمد کی پیدائش کا سال ۱۸۳۰ء لکھا ہے، لیکن ایک اور جگہ وہ ۱۸۳۱ء بیان کرتے ہیں۔ (مقدمہ فسانہ مبتلا) یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا بیان میں افتخار احمد صدیقی نے قطعی رائے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16
ماخذ تحقیقی مجلہ

دینے کی بجائے ڈھائی تین سال کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ۱۸۳۰ءاور ۱۸۳۱ء دونوں ہی سال پیدائش قرین قیاس ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اشفاق احمد اعظمی اس قضیے پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فسانۂ مبتلا؛ مجلس ترقی اردو لاہور کے مقدمے میں افتخار احمد صدیقی نے نذیر احمد کی زندگی کے ابتدائی مرحلے کے جائزے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ان کا سالِ پیدائش ۱۸۳۱ء زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ اس کے علاوہ صاحبِ حیات النذیر کے خیال کے مطابق اگر ۱۸۳۶ء کو ان کا صحیح سال پیدائش مان لیا جائے تو دہلی کالج میں داخلے کا سال کسی صورت ۱۸۴۵ء نہیں ہو سکتا۔ جس پر نذیر احمد کے سبھی سوانح نگار متفق نظر آتے ہیں۔ افتخار احمد صدیقی کے علاوہ اور بھی کئی مصنفوں نے نذیر احمد کا سالِ پیدائش ۱۸۳۱ء ہی دیا ہے۔ نذیر احمد کی وفات کے وقت ملک کے متعدد جریدوں میں ان کے حالاتِ زندگی شائع کیے گئے۔ افتخار عالم نے "حیات النذیر" میں، ان میں سے زیادہ تر مضامین کو بطورِ ضمیمہ شامل کر لیا ہے۔ ان مضامین میں بھی جا بجا یہی سالِ پیدائش ملتا ہے۔"(۱۱)

ڈپٹی نذیر احمد کے اکثر ناقدین کے نزدیک افتخار احمد صدیقی کا (۱۸۳۱ء تاریخ پیدائش نذیر احمد) موٗقف درست ہے۔ اس ضمن میں نذیر احمد کے سال پیدائش کے حوالے ڈاکٹر اعجاز علی ارشد بھی ۱۸۳۱ء کی ہی تائید کرتے ہیں۔ وہ نذیر احمد کے سالِ پیدائش اور ان کے خاندان کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد ۱۸۳۱ء میں موضع ریڑ تحصیل نگینہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔
ان کے والد کا نام مولوی سعادت علی تھا جو شاہ عبد الغفور اعظم پوریؒ کی اولاد میں ہیں"(۱۲)

نذیر احمد کی تاریخ پیدائش میں یہ اختلاف زیادہ نہیں ہے۔ ان کے زیادہ تر ناقدین اسی بات پر متفق دکھائی دیتے ہیں، کہ ان کا تاریخ پیدائش ۱۸۳۱ء ہی ہے۔ محمد منیر الدین اپنے تحقیقی مقالے میں مختلف تاریخی حقائق اور ہجری سال کا حساب لگانے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16

ماخذ تحقیقی مجلہ

"نذیر احمد کا سالِ پیدائش ۱۸۳۱ء ہوا۔ یہ اس حساب سے بھی صحیح ہے کہ نوبرس والد سے پڑھ کر جب ۱۸۳۹ء میں نذیر احمد نصر اللہ خان کے پاس آئے تو ھجری حساب سے سن ۱۲۵۵ ھجری تھا۔ نوبرس نکالنے کے بعد ۱۲۴۶ ھجری رہتا ہے جو ۱۸۳۱ء کے مطابق ہے۔ چنانچہ یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ نذیر احمد ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوئے۔" (۱۳)

نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے اکثر ناقدین نے صرف سالِ پیدائش لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔ جب کہ حیاۃ النذیر کے مصنف نے سالِ پیدائش (اگرچہ غلط لکھا ہے) کے ساتھ تاریخ پیدائش بھی ۶ دسمبر تحریر کی ہے، جب کہ بعض سندی مقالات میں ۴ دسمبر بھی ملتی ہے۔ محمد سلیمان نے پشاور یونیورسٹی سے مراۃ العروس پر ایم اے کی سطح کا تنقیدی مقالہ تحریر کیا، اس میں وہ نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نذیر احمد ۴ دسمبر ۱۸۳۶ء، (۲۳ جمادی الاوّل ۱۲۵۴ھ) کو پیدا ہوئے۔"(۱۴)

مقالہ نگار محمد سلیمان خٹک نے ۴ دسمبر تاریخ پیدائش درج تو کر دی لیکن انھوں نے یہاں کوئی حوالہ نہیں دیا کہ یہ تاریخ پیدائش کہاں سے لی گئی ہے۔ یہ ایک تحقیقی غلطی ہے۔ اس لیے اس پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مقالہ چوں کہ ایم اے کے طالب کی تحقیقی و تنقیدی کاوش ہے، اس لیے یہ غالب گمان کیا جاسکتا ہے کہ طالب علم نے اس ضمن میں بنیادی ماخذ تک رسائی حاصل نہیں کی۔

ڈپٹی نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے پہلی غلط فہمی "حیات النذیر" کے مصنف سید افتخار عالم بلگرامی کو ہوئی جنھوں نے ان کی تاریخ پیدائش چھ دسمبر ۱۸۳۶ قرار دی۔ ان کے بعد "مونوگرام نذیر احمد" کے مصنف جمیل اختر نے بھی یہی تاریخ پیدائش تحریر کر دی۔ مشہور ادبی مورخ حامد حسن قادری بھی نظیر احمد کی صحیح تاریخ پیدائش کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہ کرپائے لہذا انہوں نے اسے ۱۸۳۳ء بنا دیا۔ بعد میں ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی نے نذیر احمد پر ایک وقیع تحقیقی مقالہ لکھا جس میں سنہ پیدائش کا تعین ۱۸۳۱ء کیا ہے۔ ان کے بعد اعجاز علی ارشد اور مقالہ نگار محمد سلیمان نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ تاریخی اوراق اور حقیقی شواہد کے مابین واضح فرق پایا جاتا ہے۔ اگر اس عہد کے دیگر کاغذات اور شخصیات کے بیانات اور خود نظیر احمد کی یادداشتوں کا دقت نظر سے تحقیقی جائزہ لیا جائے تو بات سامنے آتی ہے کہ دراصل مزید احمد کی تاریخیں پیدائش ۱۸۳۶ء نہیں بلکہ ۱۸۳۱ء ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-16
ماخذ تحقیقی مجلہ

نذیر احمد کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے اس تنقیدی بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دہلی کالج میں داخلے اور دیگر تاریخی شواہد کی بنا پر ان کی پیدائش کا سال ۱۸۳۱ء ہی قرار پاتا ہے۔ اگرچہ کچھ ناقدین نے پنڈت کنجمن کے جنم پتر کو بنیاد بناتے ہوئے ۱۸۳۶ء کو سال پیدائش قرار دیا ہے لیکن اس نظریے کو رد کرنے کے لیے ٹھوس جواز موجود ہیں جو نذیر احمد کی زندگی سے ہی اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ اس لیے راقم کے نزدیک بھی نذیر احمد کی پیدائش ۱۸۳۱ء میں ہی ہوئی۔ اسی کو ہی ان کا درست سالِ پیدائش تسلیم کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ افتخار عالم بلگرامی، حیاۃ النذیر (دہلی: شمس پریس، ۱۹۱۲ء) ص 2

۲۔ اویس احمد ادیب، اردو کا پہلا ناول نگار (الٰہ آباد، ہندوستانی اکیڈمی، س ن) ص ۲

۳۔ جمیل اختر، مونوگراف نذیر احمد (دہلی: اردو اکادمی، ۲۰۰۸ء)، ص ۲

۴۔ ایضاً، ص ۲

۵۔ محمد منیر الدین، نذیر احمد اور ان کی ناول نگاری، مقالہ برائے ڈی فل، نگران: ڈاکٹر خان رشید، (یونیورسٹی آف سندھ، حیدر آباد، ۱۹۷۱ء)، ص ۸۲

۶۔ اعجاز علی ارشد، ڈاکٹر، نذیر احمد کی ناول نگاری، (بہار: بہار اردو اکادمی، اشاعت اوّل، دسمبر ۱۹۸۴ء)، ص ۵۰

۷۔ افتخار عالم بلگرامی، حیاۃ النذیر، ص ۲

۸۔ حامد حسن قادری، داستان تاریخِ اردو (جہلم: بک کارنر، ستمبر ۲۰۱۶ء)، ص ۴۶۲

۹۔ ایضاً، ص ۴۶۳ حاشیہ

۱۰۔ افتخار احمد صدیقی، نذیر احمد دہلوی، احوال و آثار (لاہور، مجلس ترقی ادب، طبع اوّل، نومبر ۱۹۷۱ء) ص ۳۳

۱۱۔ اشفاق اعظمی، ڈاکٹر، نذیر احمد: شخصیت اور کارنامے (لکھنؤ: نظامی پریس، ۱۹۷۴ء)، ص ۱۱۔

۱۲۔ اعجاز علی ارشد، ڈاکٹر، نذیر احمد کی ناول نگاری، ص ۵۰

۱۳۔ محمد منیر الدین، نذیر احمد اور ان کی ناول نگاری، ص ۸۹

۱۴۔ محمد سلیمان، مراۃ العروس کا تنقیدی جائزہ، مقالہ برائے ایم اے ادبیاتِ اردو، ۲۰۰۴ء، ص ۴، جامعہ پشاور